خطبہ جمعہ

بعنوان

خاندان کی تعمیر و تشکیل میں عورت کا کردار

سلسلة منبر الحكمة

256

بتاریخ: 18 جون 2021

بمطابق: ٧ ذی القعدة ١٤٤٢ ھج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اهم نكات

①......خاندان کے ٹوٹنے کا بنیادی سبب

②......خاندان کی تشکیل میں عورت کی ذمہ داری اور مقام

③......فیملی یونٹ اور اُس کی بنیادیں

④......بچوں کی تربیت میں ماں کا کردار

⑤......گھر، بچے اور خاندان کی اصلاح میں عورت کا کردار

⑥......خاندان کی تعمیر کے لیے جامع دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ، لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وكفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا، وأَشْهَدُ أن لَا إلٰهَ إلّا اللهُ وَحْدَه لا شَرِیْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ؛ أَمَّا بَعْدُ!

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ [تحریم :06]

﴿وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی﴾ [احزاب:33]

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا﴾ [الفرقان:74]

تمہید

اسلامی تہذیب میں عورت کے لفظ سے تقدیس کا ایک ہالہ جڑا ہوا ہے۔ خاندان میں عورت جس روپ میں بھی ہے، وہ قابل عزت ہے؛ جب یہ لفظ بولا جاتا ہے تو احترام ومحبت سے نگائیں جھک جاتی ہیں۔

معاشرے میں عورت کی حیثیت، گھریلو زندگی اور مرد وعورت کے اختیارات کا جو دائرہ کار اسلام اور نبی کریم ﷺ نے قائم فرمایا ہے؛ وہی فطری ہے اور اسی پر واپس آئیں گے تو خاندان میں تعمیر وتشکیل کے ساتھ توازن قائم ہوگا، اس کے بغیر معاشرے کو کبھی فطری سکون حاصل نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ جو کہ خالق ومالک ہے، نے مرد وعورت کے درمیان حقوق وفرائض کی تقسیم ان کی نفسیات اور جسمانی بناوٹ وہیئت کو ملحوظ رکھتے ہوئے فرمائی ہے۔ لیکن مغربی تہذیب نے عورتوں کو آزادی کے نام پر گھر کے اخراجات میں ہاتھ بٹانے، کمانے، مردوں کے شانہ بشانہ کھڑے کرنے، حقوقِ نسواں اور مساوات کے پرفریب نعرہ پر اکسایا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حالاں کہ دفتر میں جا کر کام کرنا، فیکٹری میں مزدوری کرنا، بازار میں بزنس کرنا اور معاشی ذمہ داریوں کا اضافی بوجھ اٹھانا صنفِ نازک کی فطرت کے سراسر خلاف ہے؛ جنہیں حقوق کا پُرفریب نام دے دیا گیا ہے۔

گھر اور خاندان کی تعمیر وتشکیل میں بنیادی کردار میاں وبیوی کا باہمی اعتماد اور صدق وصفا پر مبنی تعلق ہے۔ اس کے علاوہ گھر میں دینی ماحول کا ہونا؛ نماز پڑھنا، تلاوت قرآن کرنا؛ سچ بولنے کی عادت اور امانت داری کا ہونا۔ رزق حلال کی تگ ودو کرنا اور بچوں کی کفالت وپرورش رزق حلال سے کرنا؛ ظاہری طہارت کے ساتھ تربیت اور باطنی صفائی کا خوب خیال رکھنا خاندان کی تعمیر وتشکیل میں اہم کردار کرتا ہے۔

......خاندان کے ٹوٹنے کا بنیادی سبب:

خاندان کے ٹوٹنے کا بنیادی سبب یہ ہے کہ میاں وبیوی کو ایک دوسرے پر اعتماد نہیں رہا، جس کی وجہ سے گھریلو اختلاف اور خاندانی جھگڑوں کی وجہ سے بچوں کی تربیت پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

آج کے دور میں دنیا کی حرص وہوس اور جمع پونجی سے والدین کو فرصت نہیں کہ وہ اولاد کے لیے دس منٹ نکال سکیں؛ ان کی روٹین ورک معلوم کر سکیں۔ اگر وقت میسر بھی آجائے تو انٹرنیٹ، فیس بک اور سوشل میڈیا نے قریب ہوتے ہوئے بھی ہمیں ایک دوسرے سے دور کر رکھا ہے کہ اپنے عزیزوں کی خیریت بھی معلوم نہیں کر پاتے۔

اکثر پڑھے لکھے اور دینی گھرانوں کے والدین شکایت کرتے ہیں کہ ہمارے بچے انٹرنیٹ اور فیس بک رات گئے تک استعمال کرتے ہیں، صبح نماز نہیں پڑھتے، وقت پر سکول، کالج اور یونیورسٹی نہیں جاتے، یا ناشتہ کیے بغیر نکل جاتے، پھر شکایت آتی کہ ان کی صحت خراب رہنے لگی ہے۔

جب کہ اس کا بنیادی سبب خود والدین ہوتے ہیں؛ وہ اپنی ذمہ داری ادا نہیں کر رہے۔ جب بچے اپنے والدین کو دیکھتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ وقت گزارنے، بیٹھنے اور بات چیت کرنے کی بجائے سامنے بیٹھ کر فیس بک اور سوشل میڈیا کا استعمال کر رہے ہیں، تو بچے غلط تربیت سیکھتے اور مہلت ملنے پر کبھی باز نہیں آتے، پھر کیوں والدین شکایت کرتے ہیں کہ بچے بات نہیں مانتے؛ نافرمان ہو گئے ہیں!؟

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِی أَھْلِهِ وَھُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِهِ ، وَالمَرْأَةُ رَاعِیَةٌ فِی بَیْتِ زَوْجِھَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِیَّتِھَا))

’’مرد اپنے اہل خانہ پر نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد پر نگران ہے، سو اس سے ان کے متعلق باز پرس ہوگی۔‘‘

صحیح البخاری:893

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خاندان کی تشکیل میں عورت کی ذمہ داری اور مقام

اللہ تعالیٰ نے خاوند کو عورت کے ساتھ حسن معاشرت کا حکم فرما کر اس کے حقوق محفوظ کر دیے ہیں، اسی طرح عورت کو خاوند کی غیر حاضری میں اس کے بچوں کی تربیت، مال اور عزت و آبرو کی حفاظت ذمہ دار ہے اور وہ اس کے متعلق جواب دہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ [النساء:34]

''پس نیک عورتیں فرماں بردار ہیں، غیر حاضری میں حفاظت کرنے والی ہیں، اس لیے کہ اللہ نے (انھیں) محفوظ رکھا۔''

......عورت گھر کی ملکہ:

اللہ تعالیٰ نے امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو خطاب کرتے ہوئے حکم دیا کہ تم اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور جاہلیت کے طریقے اختیار نہ کرو۔ حالاں کہ وہ تقوی اور پرہیزگاری میں امت کی باقی خواتین کے لیے آئیڈیل تھیں، جن کی عفت و پاکدامنی کو قرآن وسنت میں بطورِ مثال بیان کیا گیا؛ انھیں حکم دیا جا رہا ہے کہ تم گھر میں قرار پکڑو۔

اِس حکم الٰہی سے آپ اندازہ لگا سکتے کہ عورت کا مقام کیا ہے؟ اسے کہاں ہونا چاہیے؟ اور کہاں رکھنا چاہیے؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى﴾ [الاحزاب:33]

''اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح زینت ظاہر نہ کرو۔''

......عورت، گھر کی محافظ اور ضامن:

عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے کہ وہ گھر کے معاملات کی حاکم اور سلیقہ شعار ہے، لہٰذا وہ گھر میں اولاد، مال، مہمان نوازی اور دیگر اخراجات کو حسن تدبیر سے سرانجام دے۔

راعی کا مطلب ہے کہ جو ضامن اور محافظ ہو، دین و دنیا کے تمام کاموں کی حفاظت کرنے والا ہو۔ ذمہ دار سے اُس کی ذمہ داری کے متعلق روزِ قیامت سوال کیا جائے گا کہ اُس نے اپنی ذمہ داری کو بحسن خوبی نبھایا یا پھر ضائع کیا؟

عورت چونکہ اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے؛ یقیناً یہ بڑا مقام ہے۔ روزِ قیامت اسی کے بارے سوال کیا جائے گا کہ اُس نے بچوں کی تربیت، مال اور عزت وآبروی حفاظت میں یہ ذمہ داری کس حد تک ادا کی؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالمرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِی بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا))

''عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے، اوراس سے اِس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔''

صحيح البخاری:893

☆......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِیَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ))

''عورت اپنے شوہر کے گھر اوراس کی اولاد کے بارے نگران ہے، اور اُس سے ان کے (حقوق) بارے سوال کیا جائے گا۔''

صحيح البخاری:2554

☆......سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللَّهُ رَعِيَّةً ، فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ ، إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الجَنَّةِ))

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو رعایا کا حاکم بناتا ہے، اور وہ خیر وخواہی کے ساتھ ان کی نگہداشت نہیں کرتا، تو جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا۔''

صحيح البخاری:7150

......عورت کا جنت میں داخلہ آسان ہے:

اگر عورت جنت میں اپنا داخلہ آسان کرنا چاہتی ہے؛ دنیا میں مثالی عورت/ماں یا بیوی اور آخرت میں کامیاب ہونا چاہتی ہیں تو وہ نماز کی پابندی، اپنے کی گھر میں مال وجان کی حفاظت اوراپنے بچوں کی اچھی تربیت کرے، وہ آسانی کے ساتھ جنت میں داخل ہوگی۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا ، وَصَامَتْ شَهْرَهَا ، وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا ، وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا ، قِيلَ لَهَا: ادْخُلِی الْجَنَّةَ مِنْ أَیِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ))

''جب عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے، اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو اس سے کہا جائے گا: جنت میں جس دروازے سے داخل ہونا چاہے؛ داخل ہوجائے۔''

[حسن] مسند احمد: 1661

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

......دنیا میں جنتی خاتون کون؟:

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِنِسَائِكُمْ فِي الْجَنَّةِ؟))

''کیا میں تمہیں جنتی عورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ ضرور بتائیں،تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ وَدُودٍ وَلُودٍ إِذَا غَضِبَتْ أَوْ أُسِيءَ إِلَيْهَا قَالَتْ: هَذِهِ يَدِي فِي يَدِكَ ، لَا أَكْتَحِلُ بِغَمْضٍ حَتَّى تَرْضَى))

''ہر محبت کرنے اور زیادہ بچے جنم دینے والی عورت جنت میں ہے، جب وہ ناراض ہو جائے، یا پھر اس کے ساتھ برا سلوک کیا جائے، یا خاوند ناراض ہو جائے تو بیوی کہے: میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے، مجھے اس وقت تک نیند نہیں آئے گی جب تک آپ راضی نہیں ہو جاتے۔''

المعجم الطبرانی ، ح:1743 ۔السلسلة الصحيحة:3380

فیملی یونٹ اور اس کی بنیادیں

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کی جسمانی ساخت اور نفسیات میں فرق رکھا ہے اور اسی کے مطابق ذمہ داریوں اور فرائض کی تقسیم فرمائی ہے۔اس سلسلے میں کچھ کام مرد کے کرنے کے ہیں،عورت وہ کام نہیں کر سکتی،اور کچھ کام عورت کے کرنے کے ہیں مرد ان کاموں کو سرانجام نہیں دے سکتا۔اسلام نے اسی کے مطابق دونوں کی معاشرتی ذمہ داریوں کا تعین کیا ہے۔

☆......گھر کو بنانا،سنوارنا،اس کی ترتیب، زیبائش اور آرائش وغیرہ خالصتاً نسوانی ذوق ہے اور یہ کام عورت ہی بہتر طور پر کر سکتی ہے۔اسی طرح بچوں کی پرورش؛ ان کی دیکھ بھال؛ ان کی تربیت، ذہن سازی اور شخصیت کی تعمیر بھی عورت ہی زیادہ بہتر انداز میں کر سکتی ہے۔اور کسی بچے کی فکری،ذہنی اور اخلاقی تربیت ونشوونما کی اصل بنیاد اسی دور میں ہوتی ہے جو وہ ماں کی نگرانی اور تربیت میں گزارتا ہے۔

اسلام نے مرد وعورت کا فطری توازن قائم کرتے ہوئے دو باتوں کا حکم دیا ہے۔

①......عورت کو رائے دینے کا حق ضرور حاصل ہے لیکن گھر کے نظام کا سربراہ مرد ہے۔کیوں مرد کو عورت پر دو اعتبار سے فوقیت حاصل ہے؛ جسمانی لحاظ سے مرد عورت سے قوی ہے۔اور دوسری وجہ یہ کہ مرد اپنے مال میں سے عورت پر خرچ کرتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾ [النساء:34]

''مرد عورتوں پر نگران ہیں، اس وجہ سے کہ اللہ نے ان کے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی اور اس وجہ سے کہ انھوں نے اپنے مالوں سے خرچ کیا۔''

②......اسلامی تعلیمات کے مطابق مرد گھر کے اخراجات کا کفیل ہے جب کہ عورت گھر کے اندرونی نظام کی ذمہ دار ہے۔ بوقت ضرورت بیوی اپنے خاوند کا ہاتھ بٹا سکتی ہے اور خاوند بھی گھر کے اندرونی معاملات میں بیوی کی مدد کرسکتا ہے۔

......خاندان کی تشکیل میں رشتہ کی پاکدامنی شرط:

اسلام نے شادی کے حوالے سے مردوں کو حکم دیا ہے کہ وہ پہلے عورت کے حق مہر اور نان نفقہ کی مالی ذمہ داری قبول کریں، پھر گھر بسانے کی نیت سے نکاح کریں، جس کا مقصد خاندان کی تعمیر وتشکیل ہو۔ محض جنسی تسکین کے لیے نہیں بلکہ قرآن مجید نے ان الفاظ سے خطاب کیا ہے:

﴿اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ﴾ [النساء:24]

''(تمہارے لیے حلال کیا گیا ہے) کہ اپنے مالوں کے بدلے طلب کرو، اس حال میں کہ نکاح میں کرنے والے ہو، نہ کہ بدکاری کرنے والے۔''

پھر قرآن مجید نے حکم دیا ہے کہ ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو پاکدامن اور اپنی عزت کی محافظ ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّ لَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ﴾ [النساء:25]

''وہ نکاح میں لائی گئی ہوں؛ بدکاری کرنے والی نہ ہوں اور نہ چھپے یار بنانے والی۔''

میاں وبیوی کے درمیان اعتماد کا رشتہ:

اعتماد سازی سے گھر بنتا اور عدم اعتماد سے گھر اجڑتا ہے۔ شوہر وبیوی کا تعلق ہو یا والدین کا بچوں کے ساتھ ربط ہو یا عورت کا خاوند اور خاندان سے تعلق ہو، ان سب رشتوں کی بنیاد اعتماد پر ہے۔

اعتماد کی مثال روح کی مانند ہے، اگر ایک بار اعتماد ٹوٹ جائے تو روح کی طرح واپس نہیں پلٹتا۔ لہٰذا گھر اور خاندان کی تعمیر وتشکیل میں شوہر وبیوی کے باہمی تعلق کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

افسوس! موجودہ دور میں گھروں کی بربادی اور طلاق کی شرح زیادہ ہونے کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ گھریلو معاملات میں میاں و بیوی ایک دوسرے کے خیرخواہ ہونے کی بجائے مقابلہ بازی پر اتر آتے ہیں۔جس کی وجہ سے باہمی مشاورت کی بجائے جھگڑے ہوتے ہیں، ہر ایک دوسرے کو غلط اور خود کو درست ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے۔

گھروں میں اعتماد کو بحال کرنے کی ضرورت ہے، خاندان کے بڑے، سمجھدار لوگ اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھنے اور خیر وخواہی کے ساتھ معاملات کو نمٹانے والے افراد کو ایسے مواقع پر اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خاندان کی بنیاد میاں وبیوی کی باہمی محبت اور پردہ پوشی پر رکھی ہے۔اسے اپنی نشانی اور رحمت قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ مِنْ اٰیٰتِہٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ﴾ [الروم:21]

”اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمھی سے بیویاں پیدا کیں، تاکہ تم ان کی طرف (جاکر) آرام پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان دوستی اور مہربانی رکھ دی، بیشک اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں جو غور کرتے ہیں۔“

......مسلمان خاتون کی ذمہ داری:

ایک مسلمان خاتون کی سب سے بڑی خانگی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے گھر کے ماحول کو صحیح رکھنے کی کوشش کرے اور یہ صرف نماز، روزہ اور قرآن کریم کی تلاوت کی حد تک نہیں بلکہ معاملات میں بھی، اخلاق و دیانت میں بھی اور دوسروں کے ساتھ میل وجول اور طرزِ عمل کے حوالہ سے بھی۔کیوں کہ اپنے گھر میں جیسا ماحول بنائیں گی اسی کے مطابق بچوں کا مزاج اور رویہ بھی تشکیل پائے گا۔

بچوں کے ساتھ سختی کی بجائے نرمی کا رویہ اپنایا جائے۔ان کی بات کو اہمیت دی جائے،عزت اور احترام کا ماحول خاندان میں ملحوظ رکھا جائے۔مال کی حرص وہوس اور جمع پونجی کی بجائے علم وآداب سیکھنے کو ترجیح دی جائے۔جب بچے بڑے ہوجائیں تو ان کے ساتھ مشاورت کی جائے اور اپنائیت کا رویہ اختیار کیا جائے۔ہر موقع پر ان کی رہنمائی اور ہر کام میں خیرخواہی سے کام لیا جائے۔

دراصل ماں کی گود اور گھر کا ماحول فطری تعلیم کی پہلی درسگاہ ہوتا ہے۔بچے یہی سے بنتے اور بگڑتے ہیں۔ماں باپ کو دنیاداری اور جسمانی نشوونما سے زیادہ بچوں کی دینی،اخلاقی اور عملی زندگی تربیت پر توجہ دینی چاہیے۔

گھر، بچے اور خاندان کی اصلاح میں عورت کا کردار

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بچوں کی تعلیم وتربیت، ان کی اخلاقی نشوونما اور ان کی ذہنی وفکری اصلاح کے لیے گھر کے ماحول کو اس کے مطابق بنانا ماں باپ دونوں کی اور خاص طور پر عورت کی ذمہ داری ہے۔

کیوں کہ بچوں کے ساتھ وقت کا بیشتر حصہ ماں گزارتی ہے، بچوں کی نفسیات اور مزاج کو ماں ہی زیادہ جانتی ہے، باپ اپنے کام کاج کے سلسلے میں سارا دن گھر سے باہر رہتا ہے، لہٰذا ماں کی ذمہ داری زیادہ ہے۔

......آدابِ فرزندی میں ماں کا کردار:

سیدہ ہاجرہ علیہا السلام (ماں) اور بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے پاس ایک چمڑے کے تھیلے، جس میں کچھ کھجوریں اور ایک مشکیزے میں پانی علاوہ کچھ نہ تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور توکل نہ ہوتا کہ جس نے ان کے احساسات کو امید سے لبریز کر رکھا تھا تو وہ اس وحشت زدہ ماحول کو برداشت نہ کر پاتی۔

یہ مومن خاتون کی زندہ وجاوید مثال ہے کہ جسے صفاومروہ کی سعی کرنے والے حجاج ومعتمرین لیل ونہار کی گھڑیوں میں، آب زمزم نوش کرتے ہوئے اور بیت اللہ کو دیکھ کر یاد کرتے ہیں۔

اسی بارے شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے کہا تھا:

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی

......بچے معصوم ہوتے ہیں:

اسلامی عقیدہ کے مطابق ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرتاً معصوم ہوتا ہے اور اس کے مسلمان، عیسائی یا یہودی بننے کا مدار اس کے ماحول اور ماں باپ کی تربیت پر ہوتا ہے۔ فطری تعلیم کا پہلا مرحلہ ماں کی گود اور گھر کا ماحول ہے۔ اور یہ ماں باپ دونوں کی اور خاص طور پر ماں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اور ذہنی و اخلاقی نشوونما میں اس بات کا بطورِ خاص خیال رکھے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ))

”ہر بچے کی پیدائش فطرت (توحید) پر ہوتی ہے، پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔“

صحیح البخاری:1385

......خاندان کی تعمیر میں تلاوت قرآن کا ماحول:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہمارے ہاں یہ شکایت بھی رہتی ہے کہ گھروں میں برکت نہیں،نحوست کے اثرات ہیں، کاموں اور رشتوں میں رکاوٹ ہے اور محبت و اعتماد کا ماحول نہیں ۔ہم اس کی وجہ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی نے کچھ کر دیا ہے، پھر عاملوں کے پاس جا کر معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم پر کس نے وار کیا ہے اور کیوں کیا ہے؟

لیکن کبھی یہ نہیں سوچا کہ اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ گھر میں نماز، تلاوت قرآن اور خیر کے اعمال ہوں گے تو فرشتوں کی آمد و رفت ہوگی ؛جس سے رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوگا۔

لیکن جب گھروں میں انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال ہوگا تو اس پر شیاطین اور جنوں کی آمد و رفت ہی ہوگی ،جس سے بے برکتی اور نحوست ڈھیرے ڈالے گی۔جس گھر میں قرآن کی تلاوت اور نماز نہیں اُس کی مثال قبرستان کی سی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَـجْـعَـلُـوا بُيُـوتَـكُـمْ مَـقَابِرَ ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ))

’’اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بلاشبہ اُس گھر سے شیطان بھاگتا ہے،جس میں سورۃ بقرۃ تلاوت کی جاتی ہے۔‘‘

صحيح مسلم:780

......تلاوت قرآن سے دل، گھر اور خاندان کی تعمیر و آبادکاری:

جس بندے کے سینے میں قرآن کریم کا کوئی حصہ نہیں اور جس گھر میں قرآن کریم کی تلاوت نہیں ہوتی وہ اجڑے ہوئے گھر کی طرح ہے۔درحقیقت دل، گھر اور خاندان کی آبادی قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہے

☆......سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَثَـلُ الْبَيْـتِ الَّـذِي يُـذْكَـرُ الـلّـهُ فِيهِ ، وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ))

’’اُس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے، اور اُس گھر کی مثال جس میں اللہ کو یاد نہیں کیا جاتا، زندہ و مردہ جیسی ہے۔‘‘

صحيح مسلم:779

......اولاد کو نماز کا عادی بنائیں:

خاندان کی تعمیر میں بچوں کے لیے والدین آئیڈیل ہوتے ہیں۔ اگر گھر میں ماں و باپ نمازی ہوں گے تو اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ماحول کا اثر اولاد پر بھی ہوگا۔گھر کا سربراہ ہونے کے ناتے شوہر کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود نماز کی پابندی کرے، اپنی بیوی کو نماز کی تلقین کرے اور اولاد کو تعلیم وتربیت دے۔

گھروں میں برکت و رحمت اور اعتماد و احترام کا ماحول قائم کرنے کے لیے بھی ضروری ہے کہ گھر کے ماحول کو اسلامی تعلیمات کے مطابق درست رکھنے کا اہتمام ہو۔ اور یہ کام عورت ہی زیادہ بہتر طور پر کرسکتی ہے کیونکہ گھر کی چاردیواری کے اندر عملی طور پر اس کی نگرانی ہوتی ہے۔

سیدنا عمرو بن شعیب، اپنے دادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا ، وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ))

''اپنے بچوں کو جب وہ سات سال کے ہو جائیں تو انھیں نماز کا حکم دو، اور جب دس سال کے ہو جائیں (اور نماز نہ پڑھیں) تو انھیں اس بات پر ڈانٹ ڈپٹ کرو، اور اُن کے بستر الگ الگ کردو۔''

[صحیح] سنن ابو داود:495

......گھروں کی روحانی خوبصورتی:

جس طرح ہم گھروں کی ظاہری ڈیکوریشن کا بڑا خیال رکھتے ہیں، اس سے کہیں زیادہ ہمیں گھر اور خاندان کی روحانی خوبصورتی کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔گھر میں نماز و ذکر کا ماحول ہو، جس سے فرشتوں کی آمد و رفت ہو، رحمت اور برکتوں کا نزول ہو، خیر و برکت اور گھروں کی آبادی اسی چیز سے ہوتی ہے۔

☆......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ ، وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا))

''تم اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو، اور انھیں قبرستان نہ بناؤ۔''

صحیح مسلم:777

......گھر کی تعمیر وتشکیل میں بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت:

خاندان کی تعمیر وتربیت میں یہ سبق بھی نہایت ضروری ہے کہ بچوں کو گھر ہی سے اخلاقیات اور آداب کی تعلیم دی جائے۔ بڑوں سے بات کس طرح کی جاتی ہے؟ بچوں کے ساتھ عمومی طور پر نرمی کا رویہ اپنایا جائے اور بے جا ہر بات پر ڈانٹنا، مارنا اور سختی کرنا گھر اور خاندان کو توڑ کر رکھ دیتا ہے۔

اس سلسلے میں ہمیشہ بڑوں کو پہل کرنا ہوتی ہے کہ وہ بچوں پر دست شفقت رکھیں، پیار سے بات کریں، بچوں کے سوال کا جواب اچھے لہجے میں دیں اور غلطی ہونے پر انھیں سمجھائیں، نقصان سے آگاہ کریں اور ایسا کام آئندہ نہ کرنے کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وعدہ لیں، اچھے کام پر خوش ہونے اور برے کام پر اپنی ناراضگی کا اظہار بھی کریں۔

سیدنا عمرو بن شعیب، اپنے دادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا))

’’جس نے ہمارے چھوڑوں پر رحم اور بڑوں کی عزت کو نہ پہچانا، وہ ہم میں سے نہیں۔‘‘

[صحیح] سنن الترمذی: 1920

جہنم میں عورتوں کی کثرت کیوں؟

①......شوہر کی نافرمانی:

سب سے زیادہ جہنم کا ایندھن عورتیں کیوں ہوں گی؛ اس کے اسباب کیا ہیں؟ ان اسباب پر اور اس کے علاج کے بارے غور وفکر کے لیے ہمیں احادیث کا مطالعہ کرنا ہوگا۔

☆......سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ))

’’جنت میں رہنے والوں میں سب سے کم عورتیں ہیں۔‘‘

صحیح مسلم:2738

☆......سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ))

’’اے عورتوں! مجھے دیکھایا گیا ہے کہ جہنم میں تمہاری کثرت سب سے زیادہ ہے۔‘‘

صحیح البخاری :304

......عورتوں کے جہنم میں جانے کے اسباب:

عورتوں کا اپنے شوہروں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں اور طرزِ عمل بھی شریعت کے میزان پر نہیں، بدکلامی، بدتہذیبی؛ گالی گلوچ اور شوہروں کی ناشکری ہی سب سے بڑا سبب ہے کہ عورتوں کی کثرت جہنم میں جائے گی۔

خطبہ عید کے موقع پر اس حدیث کو سننے کے بعد عورتوں پر دہشت طاری ہوگئی۔ ایک عورت نے ہمت کرکے پوچھ ہی لیا: اے اللہ کے رسول! ہم جہنم میں زیادہ کیوں؟ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں دو اسباب بیان فرمائے۔

☆......سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’تم کثرت سے لعن وطعن کرتی ہو اور اپنے شوہروں کی نافرمانی / ناشکری کرتی ہو۔‘‘

صحیح البخاری :304

☆......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

((وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ))

’’تم احسان فراموش ہو۔‘‘

صحیح البخاری :29

......جہنم سے بچاؤ کا عمل؛ صدقہ کرنا:

☆......سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ))

’’تم صدقہ کیا کرو، کیوں کہ تمہاری کثرت جہنم کا ایندھن ہے۔‘‘

صحیح مسلم:885

......شوہر کی اطاعت اور حقوق کی ادائیگی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا))

’’اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کرے، میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔‘‘

[صحیح] سنن ترمذی :1159

②......زبان کا بے جا استعمال:

رسول اکرم ﷺ کے پاس دو عورتوں کا ذکر کیا گیا کچھ اس طرح کیا گیا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((يُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا))

’’وہ نماز پڑھنے، نفلی روزے رکھنے اور صدقہ وخیرات کرنے میں معروف ومشہور ہے۔‘‘

مزید اس عورت کے بارے میں یہ بھی بتایا گیا۔

((غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا))

’’مگر وہ عورت اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف دیتی ہے۔‘‘

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((هِيَ فِي النَّارِ))

''یہ عورت جہنم میں جائے گی۔''

[صحیح] مسند احمد :9383

پھر ایک اور عورت کا تذکرہ ہوا اور بتایا گیا:

((يُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا ، وَصَدَقَتِهَا ، وَصَلَاتِهَا ، وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ))

''وہ عورت نفلی روزے، نماز اور صدقہ وخیرات کرنے میں مشہور نہیں۔لیکن وہ پنیر کے ٹکڑوں سے صدقہ کرتی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا:

((هِيَ فِي الْجَنَّةِ))

''وہ جنت میں جائے گی۔''

[صحیح] مسند احمد :9383

خاندان کی تعمیر وتشکیل کے لیے جامع دعا

میاں وبیوی کا مضبوط تعلق اور باہمی اعتماد ہی دراصل خاندان تعمیر وتشکیل کی بنیاد ہے۔جس کے لیے ماں باپ کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اولاد کے نیک ہونے کے لیے دعا گو رہنا چاہیے:

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ [الفرقان:74]

''اور وہ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔''

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ تنویر الاسلام	03424449009	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03424449009	03014843312	03015989211
03034125519	03017138746	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com